78376-رمضان المبارک میں دن کے وقت شیطان کو گالی دینے کا حکم

سوال

رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں شیطان کو گالی دینے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی مسلمان اور مومن شخص کے لائق نہیں کہ وہ اپنی زبان کو گالی اور سب وشتم کا عادی بنائے، چنانچہ اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مؤمن شخص نہ تو طعنی زنی کرنے والا ہوتا ہے، اور نہ ہی لعن وطعن کرنے والا، اور نہ ہی فحش گو، اور گری ہوئی باتیں کرنے والا"

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر روزہ دار کو تو دوسرے سے زیادہ حسن اخلاق اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی لیے اس کے لیے سب وشتم کو ترک کرنا ضروری اور یقینی ہے، چاہے وہ حق پر بھی ہو، اور اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو دشمنی میں اس کا مقابلہ کرنے سے منع فرمایا ہے، بلکہ فرمایا کہ جب اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ جواب میں اسے یہ کہے : میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں"

متفق علیہ.

حالانکہ عداوت کا اسی طرح سے جواب دینا جائز ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{چنانچہ تم پر جو کوئی بھی زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے}.البقرۃ(194).

لیکن روزے دار کو افضل اور بہترین اعمال کرنے، اور برے اعمال سے اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے.

اور مؤمن شخص کو جب بھی شیطانی وسوسہ آئے تو شیطان کو گالی دینے اور برا کہنے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، بلکہ اس کے لیے مشروع تو یہ ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر آپ کو شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ ابھارے تو آپ اللہ کی پناہ مانگیئے، یقیناً وہ سننے والا جاننے والا ہے}.حم السجدۃ(36).

ابو الملیح ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا کہ جانور بدک گیا، تو میں نے کہا : شیطان تباہ و برباد ہو، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم یہ نہ کہو کہ شیطان تباہ و برباد ہو، کیونکہ جب تم یہ کلمات کہو گے تو وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھے گا حتی کہ وہ گھر کی مانند ہو جاتا ہے، اور کہنے لگتا ہے : میری قوت سے ہوا ہے! بلکہ تم بسم اللہ کہو، کیونکہ جب تم یہ الفاظ کہو گے تو وہ مکھی جتنا ہو جاتا ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (20067) سنن ابو داود حدیث نمبر (4982) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.